

طاقت کی حصہ داری (Power Sharing)

اجمالي تعارف

اس باب میں ہم جمہوریت کے اس سفر کا دوبارہ آغاز کریں گے جسے ہم نے گذشتہ سال شروع کیا تھا۔ گذشتہ سال ہم نے یہ بیان کیا تھا کہ جمہوریت میں ریاست کے کسی ایک ادارہ میں تمام اختیارات جمع نہیں ہوتے۔ مخفف، متنزلہ اور عدالیہ کے مابین اختیارات کی دانشمندانہ تقسیم کا جمہوریت کی تشکیل میں بڑا ہم رول ہے۔ اس میں اور آئندہ دو ابواب میں ہم تقسیم اختیارات کے اس تصور کو مزید آگے بڑھائیں گے۔ ہم سری لنکا اور یونیکیم کی دو کہانیوں سے گفتگو کا آغاز کرتے ہیں۔ ان دونوں کہانیوں کو اس حیثیت سے دیکھنا ہے کہ یہ تقسیم اختیارات کے مطلبے کو کس طرح حل کرتی ہیں۔ ان کہانیوں کے ذریعہ جمہوریت میں تقسیم اختیارات کی ضرورت کی بابت کچھ نئے نتائج سامنے آتے ہیں۔ یہ نتائج ہمیں موقع فراہم کرتے ہیں کہ ہم تقسیم اختیارات کے ان مختلف پہلوؤں پر بحث کریں جن کا آئندہ دو ابواب میں ذکر کیا جائے گا۔

1.

بیلہ جیم اور سری لنکا

بیلہ جیم یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے اس کا رقبہ یہ بات بڑی تکلیف دہ ہے۔ یہی چیز 1950-60 کی ریاست ہریانہ سے بھی کم ہے۔ اس کی سرحدیں دہائیوں کے دوران ڈچ اور فرانسیسی بولنے والے نیدر لینڈ، فرانس اور جمنی سے ملتی ہیں۔ اس کی کل گروپوں کے درمیان کشیدگی کا سبب تھی۔ اور بروسلز میں دونوں گروپوں کے مابین کشیدگی شدید تر تھی۔ آبادی تقریباً ایک کروڑ ہے۔ جو کم و بیش ہریانہ کی آبادی کی نصف ہے۔ اس چھوٹے سے ملک کی **نسلی** ترکیب بہت پیچیدہ ہے۔ ملک کی کل آبادی کے 59 لوگوں کی ملک میں اکثریت تھی لیکن دارالحکومت میں اقلیت میں تھے۔

آئیے اس کا موازنہ ایک دوسرے ملک سے کریں۔ سری لنکا ایک جزیرائی ملک ہے جو تامل نادو والوں بیلہ جیم کے بقیہ 1 فی صد لوگ جرمن بولتے ہیں۔ بیلہ جیم کے جنوبی ساحل سے محض چند کلومیٹر پر واقع ہے۔ اس کی آبادی تقریباً 2 کروڑ ہے جو کم و بیش ہریانہ کی آبادی کے برابر ہے۔ جنوبی ایشیا کے دیگر ملکوں کی طرح سری لنکا کی آبادی میں بھی بڑا تنوع ہے۔ سماج طائفوں اور مالدار تھا۔ اسی وجہ سے ڈچ بولنے والے کا بڑا حصہ سنہای بولنے والا ہے (74 فی صد) اور گروہ کو معاشی اور تعلیمی ترقی کا فیض تاخیر سے پہنچا، 18 فی صد تمیل بولنے والے ہیں۔ تمیل میں بھی دو

میرے ذہن میں ایک سادہ مساوات ہے۔

طااقت کی حصہ داری =

طااقت کی تقسیم = ملک کو

کمزور کرنا

ہم ایسی گفتگو کا آغاز کرتے

ہی کیوں ہیں؟



بیلہ جیم کے علاقے اور فرقے



بیلہ جیم اور سری لنکا کے نقشے کو غور سے دیکھئے کن علاقوں میں آپ کو مختلف فرقوں کا ارتکاز نظر آتا ہے؟

فرہنگ

نسلی: مشترکہ ثقافت کی بنیاد پر ایک سماجی تقسیم ایسے لوگ جو ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہوں اور جسمانی شاہراہت یا

ثقافت یا دونوں میں کیسانیت کی

وجہ سے اپنے عمومی ورشے میں

یقین رکھتے ہوں۔ ان کے

ذہب اور قومیت میں ہمیشہ

کیسانیت ضروری ہیں۔

ذیلی گروپ ہیں۔ اس ملک کے اصلی باشندے تمل ہیں جنہیں 'سری لنکائی' تمل کہتے ہیں (13 فی صد)۔ دوسرے وہ ہیں جن کے آبادا جادو نہ آبادیاتی دور میں ہندوستان سے یہاں مزدور کی حیثیت سے آ کر آباد ہو گئے تھے۔ ان کو ہندوستانی تمل کہتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نقشہ کی مدد سے دیکھ سکتے ہیں، سری لنکائی تمل شہابی مشرقی علاقہ میں آباد ہیں۔ بیشتر سنہابی بولے والے لوگ بدھ مت کے پیرو ہیں جب کہ زیادہ تر تمل یا تو ہندو ہیں یا مسلم تقریباً 7 فی صد عیسائی ہیں جو تمل اور سنہابی دونوں ہیں۔

سری لنکا میں اکثریت پسندی

کی زبان اور ثقافت کے تین سنجیدہ نہیں ہے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ دستور اور سرکاری پالیسی دونوں نے ان کو مساوی سیاسی حقوق دینے سے انکار کر دیا ہے۔ سرکاری ملازمتوں اور دوسرے موقع کے حصول میں ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا گیا ہے اور ان

سری لنکا ایک آزاد ملک کی حیثیت سے 1948 میں وجود میں آیا۔ سنہابی سے فرقہ کے قائدین نے اپنی اکثریت کے بل پر حکومت میں اپنے غلبہ کو برقرار رکھنے کی سعی کی۔ اس کے نتیجہ میں جمہوری طور پر منتخب حکومت نے سنہابی غلبہ کو مستحکم کرنے کے لیے اکثریتی اقدامات کا سلسلہ شروع کیا۔

1956 میں تمل کو نظر انداز کر کے صرف سنہابی کو سرکاری زبان کی حیثیت سے تسلیم کرنے کے لیے ایک قانون بنایا گیا۔ حکومت نے ایسی ترجیحی پالیسی اختیار کی جس میں یونیورسٹیوں اور سرکاری ملازمتوں میں سنہابیوں کو ترجیح دی جاتی تھی۔ نے دستور نے حکومت پر یہ شرط عائد کر دی کہ وہ بدھ مت کا تحفظ کرے گی اور فروغ دے گی۔

حکومت کے یکے بعد دیگرے ان تمام اقدامات نے سری لنکائی تملوں کے اندر علیحدگی پسندی کے احساسات کو فروغ دیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ سنہابی بدھست قیادت والی کوئی بڑی پارٹی ان

فرهنگ

اکثریت پسندی: یہ اعتقاد کہ اکثریتی فرقہ کو یہ حق ہے کہ وہ اقلیتوں کی ضرورتوں اور آرزوؤں کو کچل کر جیسے چاہے ملک پر حکومت کرے۔



کیا حرج ہے اگر اکثریتی
فرقوہ حکومت کرتا ہے اگر
سنہالا سری لنکا میں حکومت
نہیں کریں گے تو اور کہاں
کریں گے۔



دونوں فرقوں کے مابین بداعتمادی نے بڑے پیمانے پر تناسع کی صورت اختیار کر لی اور پھر وہ جلد ہی ایسی خانہ جنگی میں تبدیل ہو گیا جس میں دونوں فرقوں کے ہزاروں لوگ موت کے گھاٹ اُتار دیے گئے، بہت سے خاندان ملک چھوڑ کر پناہ گزیں کی حیثیت سے زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے اور بہت سے ذریعہ معاش سے محروم ہو گئے، آپ دسویں جماعت کی معاشیات کی دری کتاب باب 1 میں سری لنکا کی صحت عامہ، تعلیم اور معاشی ترقی میں اس کے بہترین ریکارڈ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں تاہم خانہ جنگی کی وجہ سے ملک کی سماجی، معاشی اور ثقافتی زندگی کو صدمہ پہنچا ہے۔

کے مفادات کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ بالآخر سنہالیوں اور تملوں کے مابین تعلقات حالات کے ساتھ کشیدہ تر ہوتے چلے گئے۔

سری لنکائی تملوں نے پارٹیاں بنائیں اور تمل کو سرکاری زبان بنانے، علاقائی خود مختاری حاصل کرنے، تعلیم اور ملازمت میں یکساں موقع حاصل کرنے کی جدوجہد شروع کر دی لیکن تمل اکثریتی صوبوں کے زیادہ خود مختاری کے مطابق کو بار بار مسترد کر دیا گیا۔ 1980 میں بہت سی ایسی تظییں وجود میں آئیں جنہوں نے سری لنکا کے شہابی مشرقی علاقے میں ایک آزاد تمل ایلم مملکت بنانے کا مطالبہ شروع کر دیا۔

بلجیم کی سکونت

برابر ہو گی۔ بعض خصوصی قوانین ایسے ہیں جس میں تمام لسانی گروپ کے ممبروں کی اکثریت کی حمایت ضروری ہے اس طرح کوئی ایک فرقہ تنہ کوئی فصلہ نہیں کر سکتا۔

- مرکزی حکومت کے بہت سارے اختیارات ملک کے دو علاقوں کی صوبائی حکومتوں کو تفویض کیا۔ 1970 سے 1993 کے دوران انہوں نے اپنے دستور میں چار بار ترمیم کی جس سے یہ ممکن ہو سکے کہ ملک میں تمام لوگ ایک ساتھ شیر و شکر ہو کر رہیں انہوں نے تصفیہ کی جو راہ نکالی وہ دوسرے ملکوں سے مختلف اور انوکھی ہے۔ بلجیم نمونہ (ماؤل) کے چند عناصر درج ذیل ہے۔
- دستور میں ہدایت کی گئی ہے کہ مرکزی حکومت میں ڈچ اور فرانسیسی بولنے والے وزیروں کی تعداد



یہ فوٹو بلجیم کی ایک گلی کا پتہ ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جگہ کا نام دو زبان۔ فرانسیسی اور ڈچ میں ہے۔

یہ کیا حل ہے؟ میں خوش ہوں کہ
میرا دستور یہ نہیں کہتا ہے کہ ون وزیر
کس فرقہ سے ہو گا؟

فرهنگ

خانہ جنگی: اندر وون ملک دو
مخالف فرقوں کے مابین پرتشدد
مکراو جواتی نہیں صورت حال
اختیار کر لے کہ بظاہر جنگ کی
کیفیت نظر آئے۔



کر دیے گئے ہیں صوبائی حکومتیں مرکزی حکومت کے ماتحت نہیں ہیں۔

- بروسل کی ایک علیحدہ حکومت ہے جس میں دونوں فرقوں کو مساوی نمائندگی دی گئی ہے۔ فرانسیسی بولنے والوں کو برسلز میں یکساں نمائندگی اس لیے دی گئی ہے کیونکہ ڈچ بولنے والوں کو مرکزی حکومت میں مساوی نمائندگی حاصل ہے۔

- مرکزی اور صوبائی حکومت سے الگ، وہاں حکومت کی ایک تیسرا قسم بھی ہے۔ یعنی فرقہ حکومت۔ یہ حکومت ایسے منتخب افراد کے ذریعہ وجود میں آتی ہے۔ جو ڈچ، فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں کسی ایک زبان کے بولنے والے خواہ وہ کہیں بھی رہتے ہوں۔ یہ حکومت تعلیمی، لسانی اور ثقافتی امور سے متعلق مسائل کے حل میں پورا اختیار رکھتی ہے۔



European Union Parliament in Belgium

کے بہت سارے ممالک یورپی یونین کی تشکیل کے لیے جمع ہوئے تو اس کے مرکز (ہیڈ کوارٹر) کے لیے برسلز کا انتخاب عمل میں آیا۔

تو آپ کہہ رہے ہیں کہ طاقت کی حصہ داری ہمیں زیادہ طاقتور بناتی ہے۔ آواز کچھ نہیں ہے۔
ہمیں سوچنے دیجیے۔



کوئی بھی اخبار ایک ہفتہ پڑھیے اور پھر اس سے جنگ اور تنازعات متعلق تراثے لے لیجیے اور ان کا درج ذیل صورت میں تجزیہ کیجیے۔

- ان تنازعات کو جگہ کے تعین (اپنے صوبہ، ہندوستان اور ہندوستان سے باہر) کے ساتھ تقسیم کیجیے۔
- ان تنازعات کے اسباب معلوم کیجیے اور دیکھیے کہ ان میں سے کتنے کا تعلق طاقت کی حصہ داری سے ہے۔
- ان میں کتنے تنازعات ایسے ہیں جن کو تقسیم اختیارات کے ذریعہ حل کیا جاسکتا ہے۔



آپ محسوس کریں گے کہ بیل جیم کی ان دو کہانیوں سے ہم نے کیا سیکھا؟ دونوں جمہوری ملک ہیں، دونوں مختلف طور پر طاقت کی حصہ داری کے مسئلہ سے نبرد آزمایاں۔ بیل جیم میں قائدین یہ سمجھتے اور تسلیم کرتے ہیں کہ مختلف مذاہب اور فرقوں کے احساسات و مفادات کو ٹھوٹ خاطر رکھ کر ہی ہم ملک کو متعدد رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ اس قدر دافی کے نتیجہ میں باہمی تسلیم و رضا کے

سری لکھا اور بیل جیم کی ان دو کہانیوں سے ہم نے بہت پیچیدہ ہے۔ اور واقعیہ یہ ہے کہ یہ خود بیل جیم کے رہنے والے لوگوں کے لیے بھی پیچیدہ ہے۔ البتہ تنازع سے بچنے کے اس انتظام کے بعد بڑے خوشگوار نتائج سامنے آتے ہیں۔ اس سے دو بڑے فرقوں کے ماہین گلکراہ سے بچنے میں مدد ملی اور زبان کی بنیاد پر ملک تقسیم ہونے سے محفوظ رہ گیا۔ یورپ

بائیں طرف جو کارٹون دیا ہوا ہے وہ جرمی کی روایت متحده حکومت کے مسائل کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ متحده حکومت جرمی کی دو بڑی پارٹیوں، کرسچین ڈیمو کریٹک یونین اور سو شل ڈیمو کریٹک پارٹی پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں پارٹیاں تاریخی طور پر ایک دوسرے کی حریف رہی ہیں۔ انہوں نے ایک متحده حکومت تشکیل دی ہے کیوں کہ 2005 کے انتخاب میں ان میں سے کوئی بھی پارٹی واضح اکثریت حاصل نہیں کر سکی تھی۔ گو کہ ان کے درمیان بہت سے پالیسی امور میں اختلاف پایا جاتا ہے پھر بھی متحده طور پر چل رہی ہے۔

میں یہ ملک کے اتحاد اور سالمیت کے لیے سخت مضر ثابت ہو گی۔ اکثریت کا استبداد محض اقتیات ہی کے لیے ظالمانہ نہیں ہو گا بلکہ بسا اوقات یہ اکثریت کے لیے بھی تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ جمہوری نظام میں تقسیم اختیارات کے حق میں دوسری دلیل یہ دی جاتی ہے کہ تقسیم اختیارات جمہوریت کی روح کے عین مطابق ہے۔ جمہوری حکومت ایسے تمام لوگوں کی طاقت کی حصہ داری تسلیم کرتی ہے جس سے وہ متاثر ہوئی اور جو اس کے زیر اقتدار ہوتے ہیں۔ لوگوں کا حق ہے کہ ان سے مشورہ کیا جائے کہ وہ کس طرح کی حکومت میں رہنا پسند کریں گے۔ وہی حکومت جائز حکومت کھلانے کی مستحق ہے جس میں شہریوں کو نمائندگی کے ذریعہ نظام حکومت میں کوئی پوزیشن حاصل ہو۔

دلائل کی پہلی قسم کو ہم دانشمندانہ اور دوسری کو اخلاقی کا نام دے سکتے ہیں۔ دانشمندانہ دلائل میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ طاقت کی حصہ داری سے بہتر نتائج سامنے آئیں گے جب کہ اخلاقی دلائل میں تقسیم اختیارات کے بہت سے عوامل کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔



اعلیٰ جرمی تکنیک

© Tab - The Calgary Sun, Cagle Cartoons Inc.

ذریعہ طاقت کی حصہ داری عمل میں آتی ہے۔ سری لنکا ہمارے سامنے ایک کشش اور مقابلہ آرائی کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اگر اکثریتی فرقہ دوسرے فرقے پر طاقت کے بل پر اپنا غلبہ چاہتا ہے اور تقسیم کا منکر ہے تو ملک کا اتحاد کھوکھلی بنیادوں پر قائم ہو گا۔

فرهنگ

کیوں تقسیم اختیارات خوش آئند ہے؟

دانشمندانہ: دانشمندی کی بنیاد پر کامیابی یا ناکامی کا دانشمندانہ تجربہ۔ دانشمندانہ فیصلہ عام طور پر خالصتاً اخلاقی غور و فکر کے نتیجہ میں عمل میں آتا ہے۔ آنے والے فیصلے سے مختلف ہوتا ہے۔

یوں تقسیم اختیارات کے حق میں دو مختلف قسم کے دلائل دیے جاسکتے ہیں۔ پہلا تقسیم اختیارات ایک موزوں اور اچھا حل ہے کیوں کہ اس سے سماجی فرقوں کے مابین تنازعات کے امکانات کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ سماجی تنازعات بسا اوقات تشدد اور سیاسی عدم استحکام کا سبب بن جاتے ہیں، سیاسی نظام کو مستحکم کرنے کے لیے تقسیم اختیارات کی صورت میں ایک اچھی راہ نکالی گئی ہے۔ اکثریتی فرقہ کی مرضی کو دوسرے فرقوں پر مسلط کرنا، وقت طور پر بہت خوشنا صورت نظر آتی ہے لیکن فی الواقع طویل مدتی تناظر سے دیکھا جاتا ہے۔

خلیل

کا تذبذب

معمول کے مطابق و کرم موڑ سائیکل چلا رہا تھا اور ویتل پیچھے بیٹھا تھا حسب عادت ویتل نے وکرم سے ایک کہانی بیان کرنی شروع کی۔ اس وقت کہانی درج ذیل موڑ پڑھی۔

”بیروت شہر میں خلیل نام کا ایک آدمی رہتا تھا۔ اس کے والدین مختلف فرقوں سے تعلق رکھتے تھے والد کا تعلق

قدامت پسند عیسائی فرقہ سے اور ماں سنی مسلم تھی۔ جدید اور آزاد خیال شہر میں یہ کوئی غیر معنوی بات نہ تھی۔ لوگ باہم شیر و شکر ہو کر رہتے تھے تاہم ان کے مابین بری طرح خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ اور اس میں خلیل کے ایک بچا مارے گئے۔

اس جنگ کے خاتمہ پر لسانی قائدین سرجوڑ کر بیٹھے اور تمام فرقوں کے مابین طاقت کی حصہ داری کے ایک بنیادی اصول طے کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس اصول کے مطابق ملک کا صدر کی تھوک عیسائی وزیر اعظم سنی مسلم نائب وزیر اعظم قدامت پسند عیسائی اور اپنیکر شیعہ مسلم قرار پایا۔ اس بیٹھا کے مطابق عیسائی فرانسیسی تحفظ کی کوشش ترک کرنے پر رضامند ہو گئے۔ مسلم پڑوی مملکت شام (سیریا) سے اتحاد نہ کرنے پر تیار ہو گئے۔ جب عیسائیوں اور مسلمانوں نے معاہدہ کیا اس وقت آبادی میں دونوں تقریباً برابر تھے۔ دونوں فرقوں کی طرف سے معاہدہ کا احترام کیا جا رہا ہے جب کہ مسلمان اب واضح اکثریت میں ہیں۔

خلیل اس نظام کو بالکل پسند نہیں کرتا۔ وہ ایک عام آدمی ہے اس کے دل میں کچھ سیاسی تنائیں ہیں۔ اس نظام کے تحت اعلیٰ ترین منصب اس کی دسترس سے باہر ہے۔ وہ اپنے والدین کے مذہب پر عمل پیرا نہیں ہے اور نہ وہ ان میں سے کسی کو پسند کرتا ہے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ لبنان کیوں عام ملکوں کی طرح ایک جمہوری ملک نہیں بن سکتا۔ ”بس ایک انتخاب ہو۔ ہر ایک کو اس میں حصہ لینے کا حق ہوا اور جسے بھی اکثریت حاصل ہوا سے ملک کا صدر بنادیا جائے اس سے مطلق بحث نہ ہو کہ وہ کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ ہم دنیا کے دوسرے ملکوں کی جمہوریت کی طرح ایسا کیوں نہیں کر سکتے؟ اس کا بڑا بھائی جو خانہ جنگی کا خونی منظر دیکھ چکا ہے اس سے کہتا ہے کہ موجودہ نظام امن کا بہترین ضامن ہے“،

کہانی بھی ختم نہیں ہوئی تھی لیکن ٹی وی ناول آگیا جہاں وہ روزانہ رکا کرتے تھے۔ ویتل جلدی سے اترا اور اپنا روایتی سوال و کرم سے دہرا�ا۔ اگر لبنان میں آپ کو قانون سازی کا موقع دیا جاتا تو آپ کیا کرتے؟ کیا آپ وہ طرز حکومت اختیار کرتے جو خلیل کے مشورہ کے مطابق بالعموم ہر طرف رانچ ہے۔ یا قدیم طرز حکومت پر قائم رہتے یا کوئی اور اختیار کرتے، ساتھ ہی ویتل نے اپنے بنیادی معاہدہ کا بھی ذکر کیا اور کہا ”اگر آپ کے ذہن میں کوئی جواب ہے اور پھر آپ دینا نہیں چاہتے تو آپ کی قوت گویا یہ سرد پڑ جائے گی اور پھر بالآخر آپ بھی!“

کیا آپ ویتل کو جواب دینے میں بچارے و کرم کی مدد کر سکتے ہیں؟





دوبارہ غور کریں انتیا شیخم کے شمالی علاقہ کے ڈج میڈیم اسکول میں پڑھتی ہے۔ اس کے اسکول کے بہت سے فرنچ بولنے والے طلباء چاہتے ہیں کہ تعلیم کی زبان فرانسیسی ہو۔ سلوی سری لکا کے شمالی علاقہ کے ایک اسکول میں پڑھتی ہے۔ اس کے اسکول کے تمام طلباء بولتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ تعلیم کی زبان تمہل ہو۔

● اگر انتیا اور سلوی کے والدین نمائندہ حکومت سے رابطہ کر کے درخواست کریں کہ بچے کی خواہش کا احترام کیا جائے تو کس کے کامیاب ہونے کا امکان ہے اور کیوں؟

تقسیم اختیارات کی تشكیلات

تقسیم اختیارات کا تصور غیر منقسم سیاسی قوت کے ہو گا۔ لیکن یہ نظریہ جمہوریت کے وجود میں آنے نظریہ کے رد عمل کے طور پر سامنے آیا ہے زمانہ سے کے بعد تبدیل ہو گیا۔ جمہوریت کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ عوام سیاسی طاقت کا اصل منبع ہیں۔ یہ خیال عام تھا کہ حکومت کے تمام اختیار ایک ہاتھ میں مرکوز رہنا چاہیے۔ اس کے پیچھے یہ سوچ کار فرما تھی کہ اگر فیصلہ کرنے والی طاقت منتشر ہے گی تو حکومت کرتے ہیں۔ ایک اچھے جمہوری نظام حکومت میں سماج میں موجود مختلف نظریات اور گروپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ عوامی پالیسی کی تشكیل میں ہر ایک کے خیال اور رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس لیے جمہوری نظام حکومت میں شہریوں کے ماہین مکن حد تک سیاسی طاقت کی تقسیم ہونی چاہیے۔

جدید جمہوریوں میں تقسیم اختیارات کے مختلف طریقے اپنائے گئے ہیں۔ آئیے ان میں سے چند مشہور طریقوں کا جائزہ لیں جن سے ہم واقف ہیں یا ہمیں سابقہ پیش آئے گا۔

1 حکومت کے مختلف اعضا مثلاً مقننه، منظمه اور

عدیلہ کے ماہین اختیارات تقسیم ہوتے ہیں اسے ہم اختیارات کی افتی تقسیم کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ اس سے یکساں سطح پر حکومت کے مختلف اعضا کو مختلف



ابھی جلد ہی کچھ نئے قوانین کے ذریعہ صدر کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا تھا انہیں دونوں امریکی صدر نے روس کا دورہ کیا تھا اس کارٹون کے مطابق جمہوریت اور طاقت کے ارتکاز کے ماہین کیا رشتہ ہے۔ یہاں کارٹون کے ذریعہ جس نکتہ کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کیا آپ اس کے علاوہ کوئی مثال دے سکتے ہیں؟

اختیارات کے استعمال کا حق ملتا ہے۔ اختیارات کی وفاقی تقسیم اختیارات کہتے ہیں۔ ٹھیک یہی ضابط مقامی حکومت مثلاً میونسپلی اور گرام پنچایت کے لیے بھی اپنا یا جاسکتا ہے۔ حکومت کے اوپری سطح سے نچلی سطح تک تقسیم اختیارات کے اس تصور کو ہم عمودی تقسیم اختیارات کا نام دے سکتے ہیں۔ دوسرے باب میں ہم اس پر قدرے تفصیل سے بات کریں گے۔

3 مختلف مذہبی سماجی گروپوں کے مابین بھی طاقت کی حصہ داری ہونی چاہیے۔ بیلیم میں گروہی حکومت اس طرز کی حصہ داری کی بہترین مثال ہے۔ بہت سے ملکوں میں سماج کے کمزور طبقہ اور خواتین کے لیے دستوری اور قانونی طور پر مقتنه اور منظمه ہیں نمائندگی دینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ گذشتہ سال ہم توازن کا نام دیا جاسکتا ہے۔

2 حکومتوں کے مابین مختلف سطحوں پر اختیارات تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ تقسیم اختیارات کے تعلق سے ایک عمومی حکومت ہوتی ہے جو پورے ملک پر حکومت کرتی ہے۔ دوسرے صوبائی حکومت جو اپنے صوبہ تک محدود رہتی ہے۔ عمومی حکومت جس کے اختیارات پورے ملک پر محیط ہوتے ہیں بالعموم اسے وفاقی حکومت کہتے ہیں۔ اور ہندوستان میں اسے مرکزی حکومت یا یونین گورنمنٹ کہتے ہیں صوبائی یا علاقائی حکومت کو مختلف ملکوں میں مختلف ناموں سے کریں گے۔

4 طاقت میں حصہ داری کا اہتمام سیاسی جماعتوں، فشاری گروپوں اور تحریکوں میں بھی صاف نظر آتا ہے کیوں کہ ان کے اندر بر سر اقتدار گروپ کو متاثر کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔ جمہوریت میں شہریوں کو پوری آزادی ہونی چاہیے کہ اقتدار کے حصول کے لیے جدوجہد کرنے والی جس حکومتوں کے اختیارات نہایت واضح طور پر درج کردیے گئے ہیں۔ یہی کچھ اہل بیلیم نے بیلیم میں کیا ہے، لیکن سری لنکا میں اسے مسترد کر دیا گیا۔ اسے ہم



میرے اسکول میں ہر مہینہ کلاس مانیٹر بدلتا رہتا ہے۔ کیا خیال ہے؟ کیا آپ اسے طاقت کی حصہ داری قرار دیں گے؟

ہو جاتا ہے کہ اقتدار ایک ہی ساتھ میں مرکوز نہیں رہے گا۔ طویل مدتی نظام میں طاقت کو مختلف نظریات اور سماجی گروپ کی نمائندگی کرنے والی مختلف جماعتوں کے مابین تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی طاقت کی یہ حصہ داری براہ راست عمل میں آتی ہے اور یہ اس کا اندازہ حکومتی کمیٹیوں میں ان کی شرکت اور وقت ہوتا ہے جب دو یادو سے زیادہ جماعتوں میں کامیابی مل کر انتخاب میں حصہ لیتی ہیں اگر ان کے اتحاد کو انتخاب میں کامیابی مل جاتی ہے تو وہ متحده حکومت تشکیل دیتے ہیں اور یہاں اقتدار کی حصہ داری عمل میں آتی بحث کریں گے۔



دوبارہ غور کریں طاقت کی حصہ داری کی بیہاں چند مثالیں دی جائی ہیں۔ طاقت کی حصہ داری کی چار قسموں سے کون سی قسم صحیح نمائندگی کرتی ہے؟ اور کون کس کے ساتھ طاقت کی حصہ داری کر رہا ہے؟

- ممبئی ہائی کورٹ نے مہاراشٹر کی صوبائی حکومت کو بدبیت جاری کی کہ فوراً حرکت میں آئے، اور ممبئی میں قائم سات پھوٹوں کے گھر کے تقریباً دو ہزار متفرق پھوٹوں کی رہائشی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔
- کینڈا میں انتاریو صوبہ کی حکومت نے اصلی فرقہ کی زمینی دعویٰ داری کے مسئلہ کو حل کرنے سے اتفاق کر لیا تھا۔ مقامی مسائل کے ذمہ دار وزیر نے اعلان کیا تھا کہ حکومت اصلی لوگوں کے ساتھ باہمی احترام و تعاون کے جذبے سے کام کرے گی۔

- روس کی دو باشر جماعتوں، دی یونین آف رائٹ فوریز اور دی لیبرل یا بلکومومنٹ، نے اتفاق کیا تھا کہ وہ اپنی تنظیموں کو ایک مضبوط دائیں بازو دالے اتحاد کی صورت میں فروع دینے کی کوشش کریں گے۔ انھوں نے اس تجویز سے بھی اتفاق کیا کہ وہ آئندہ انتخاب میں باہمی تعاون کے شرائط کی مشترکہ فہرست جاری کریں گے۔

- نایجیریا میں مختلف صوبوں کے وزراء خزانہ جمع ہوئے اور مطالبہ کیا کہ وفاقی حکومت اپنی ذرائع آمدی کا اعلان کرے وہ یہ بھی جانا چاہتے تھے کہ کس فارمولہ کے تحت مختلف صوبوں کے مابین مالیات کی تقسیم عمل میں آتی ہے۔



۹

- 1 جدید جمہوریت میں طاقت کی حصہ داری کی کون سی مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں۔ ہر ایک کی مثال دیجیے۔
- 2 ہندوستانی سیاق میں طاقت کی حصہ داری کی دانشمندانہ اور اخلاقی دلیل کی ایک ایک مثال بیان کیجیے۔
- 3 اس باب کے مطالعہ کے بعد تین طالب علم تین مختلف نتائج اخذ کرتے ہیں۔ ان میں سے آپ کس سے متفق ہیں اور کیوں؟ اپنے دلائل کم و بیش پچاس الفاظ میں بیان کیجیے۔

ثمن۔ طاقت کی حصہ داری محض ایسے سماج میں ضروری ہے جو مذہبی، سانسی اور انسانی تقسیم پر مبنی ہو۔ میسی۔ طاقت کی حصہ داری محض ایسے بڑے ملکوں میں موزوں ہے جہاں کثرت سے مذہبی تقسیم پائی جاتی ہے۔ آصف۔ ہر سماج کسی نہ کسی صورت میں طاقت کی حصہ داری کا خواہاں ہوتا ہے گرچہ وہ چھوٹا ہوا اور اس میں سماجی تقسیم مطلق نہ پائی جاتی ہو۔

- 4 دی میور آف مرچم نے بروسل سے قریب پیغمبم کے ایک قصبه کے اسکول میں فرانسیسی بولنے پر پابندی عائد کر دی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ اس پابندی سے اس فلیش قصبه میں تمام ڈچ نہ بولنے والوں کو وحدت کی لڑی میں پروں میں مدد ملے گی۔ لیکا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کا اقدام پیغمبم میں طاقت کی حصہ داری کے نظام کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے؟ کم و بیش پچاس الفاظ میں اپنے دلائل پیش کیجیے۔
- 5 درج ذیل اقتباس کو بغور پڑھیے اور طاقت کی حصہ داری کے داشمندانہ دلائل میں سے کسی ایک دلیل کی نشاندہی کیجیے۔

”همیں پنجاہتوں کو زیادہ اختیارات دینے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے دستور سازوں کی امیدیں برآئیں اور مہاتسما گاندھی کا خواب شرمندہ تعییر ہو سکے۔ پنجاہیت راج نظام حقیقی جمہوریت قائم کرتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے ہاتھوں میں طاقت و اقتدار سونپتا ہے جو جمہوریت میں اصل طاقت و اقتدار کے منبع ہیں یعنی عوام پنجاہتوں کو اختیارات تفویض کرنا بھی بدعنوانیوں کو کم کرنے اور انتظامی کارگزاریوں میں اضافہ کرنے کی ایک سبیل ہے۔ جب عوام ترقیاتی اسکیموں کی عمل آوری اور منصوبہ بندی میں حصہ لیں گے تو وہ فطری طور پر ان اسکیموں پر زیادہ اچھی طرح نظر رکھیں گے۔ اس سے بدعنوان دلالوں کو الگ تھلک کرنے میں مدد ملے گی۔ یوں پنجاہیت راج نظام ہماری جمہوریت کی بنیادوں کو مستحکم کرے گا۔“

- 6 ذیل میں طاقت کی حصہ داری کی حمایت اور مخالفت میں بالعموم بہت سے دلائل دیے گئے ہیں۔ ان میں سے کون طاقت کی حصہ داری کے حق میں ہے نشاندہی کیجیے اور ذیل میں دیے گئے کوڈ کا استعمال کرتے ہوئے صحیح جواب منتخب کیجیے۔ تقسیم اختیارات:

- A۔ مختلف فرقوں کے مابین تنازعات کے امکانات کو کم کرتا ہے۔
- B۔ خود محترمی کے امکانات میں کمی کرتا ہے۔
- C۔ فیصلہ لینے کے عمل کو موخر کرتا ہے۔
- D۔ سماج کی رنگارنگی کو برقرار رکھتا ہے۔
- E۔ عدم استحکام اور انتشار میں اضافہ کرتا ہے۔
- F۔ حکومت میں عوامی شرکت کو فروغ دیتا ہے۔
- G۔ ملک کے اتحاد کی جڑیں کھوکھلی کرتا ہے۔



فہرست

F	D	B	A	(a)
F	E	C	A	(b)
G	D	B	A	(c)
G	D	C	B	(d)

- 7۔ بیجیم اور سری لئکا میں تقسیم اختیارات کے اہتمام کی باہت درج ذیل بیانات کو بغور پڑھیے۔
- A۔ بیجیم میں ڈچ بولنے والوں کی اکثریت نے فرانسیسی بولنے والے اقیانی فرقہ پر اپنا غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔
- B۔ سری لئکا میں سرکاری پالیسی کے تحت سنبھالی اکثریت کے غلبہ کو تینی بنانے کی کوشش کی گئی۔
- C۔ سری لئکا کے تملوں نے اپنے کلچر، زبان اور تعلیم اور ملازمتوں میں یکساں موقع کے تحفظ کے لیے طاقت کی حصہ داری کے وفاقی انتظام حکومت کا مطالبہ کیا۔
- D۔ بیجیم کا وحدانی سے وفاقی طرز حکومت میں تبدیلی کے عمل نے ملک کو سانی خلط و پرمکانہ تقسیم سے بچایا۔
- اوپر کے دیے گئے بیانوں میں سے کون سے بیانات صحیح ہیں؟

I D (d) C (c) A (b) B, C (a) **II** D (a) A, B (b) D (c) A, B, C, (d)

- 8۔ فہرست (i) کا (تقسیم اختیارات کی صورتیں) فہرست (ii) (حکومت کی صورتیں) سے موازنہ کیجیے اور ذیل میں فہرست میں دیے گئے کوڈ کا استعمال کرتے ہوئے صحیح جواب منتخب کیجیے۔

فہرست II		فہرست I	
گروہی حکومت	-A	حکومت کے مختلف شعبوں کے مابین اختیارات تقسیم کیے گئے	-1
اختیارات کی علاحدگی	-B	مختلف سطح پر حکومتوں کے مابین اختیارات تقسیم کیے گئے۔	-2
اتحادی حکومت	-C	مختلف سماجی گروہوں کے مابین طاقت کی حصہ داری	-3
وفاقی حکومت	-D	دو یادو سے زیادہ جماعتوں کے مابین طاقت کی حصہ داری	-4

4	3	2	1	
C	B	A	D	(a)
A	D	C	B	(b)
C	A	D	B	(c)
B	A	D	C	(d)

- 9۔ تقسیم اختیارات کے سلسلہ میں ذیل کے دو بیانوں پر غور کیجیے اور ذیل میں دیے گئے کوڈ کا استعمال کرتے ہوئے صحیح جواب منتخب کیجیے۔

- A۔ تقسیم اختیارات جمہوریت کے لیے بہتر ہے۔
- B۔ اس سے سماجی گروپوں کے مابین تازعات کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- ان بیانات میں سے کون صحیح اور کون غلط ہے؟

صحیح ہے لیکن A غلط ہے۔	(a)
اور دونوں صحیح ہیں۔	(b)
اور دونوں غلط ہیں۔	(c)
غلط ہے لیکن B صحیح ہے۔	(d)